شذرات

راولپنڈی کی بین الاقوامی اسلامی کانفرنس فروری کے اوائل میں منعقد ہوئی لیکن اس کے مباحث کی گونج ابھی تک اخبارات و رسائل میں باقی ہے۔ کانفرنس کے منتظمین یعنی وزارت قانون اور ادارہ تحقیقات اسلامی نے دعوت نامے جاری کرنے وقت وسعت قلبی سے کام لیا تھا، اور کانفرنس میں مختلف الخیال حضرات کو یکجا کرنے کی کوشش کی تھی۔ ان حضرات کو اظہار خیال کی بڑی سہولتیں میسر تھیں۔ چنانچہ کانفرنس میں بھی اختلاف رائے کے مظاہرے ہوئے اور بعض اخبارات میں بھی اس اجتماع کے متعلق ایسے مضامین شائع ہوئے ہیں جن میں ان اختلافات کو بڑا اچھالا گیا ہے۔

کانفرنس میں شرکت اور اس کے متعلق جو مضامین ابھی تک شائع ہوئے ہیں انھیں دیکھنے کے بعد، ہماری ذاتی رائے یہ ہے کہ یہ اجتماع نہ صرف اس لحاظ سے بڑا مفید رہا کہ اس میں پاکستان اور دوسرے اسلامی ممالک کے کئی چوٹی کے علما اور اہل فکر جمع ہو گئے تھے، بلکہ اختلافی مباحث پر بھی جو اظہار خیال ہوا اس کے غائر مطالعہ سے نظر آتا ہے کہ اظہار اختلاف کرنے والوں کے درمیان بھی قدر مشترک کا اچھا خاصا عنصر تھا اور فریقین میں ایک دوسرے کا نقطۂ نظر سمجھنے اور "وقت کے تقاضوں کے مطابق صحیح قدم" اٹھانے کی خواہش تھی۔ چنانچہ بینات (کراچی) میں بھی جس کا ذکر معارف (اعظم گڑھ) نے ادارۂ تحقیقات اسلامی کے متعلق نقادانہ نظر رکھنے والوں میں خاص طور پر کیا ہے، مولانا محمد یوسف صاحب بنوری، جناب وزیر قانون سے ایک ملاقات کے بعد لکھتے ہیں: "وزیر موصوف کو میں نے ایک دردمند اور حساس دل رکھنے والا انسان محسوس کیا، اور ان کے دل میں کام کرنے کے صحیح جذبہ اور تڑپ کا احساس ہوا۔ اور ادارۂ تحقیقات اسلامی سے ایک مرتبہ پھر یہ توقع ہو گئی کہ شاید وہ اس انداز سے کام کر سکے جس سے خالق و مخلوق دونوں راضی ہوں۔ اور وقت کے تقاضوں کے مطابق صحیح قدم اٹھایا جا سکے۔"

ایک مسئلہ جس پر راولپنڈی میں گرما گرم بحث ہوئی تھی، اجتہاد کا تھا۔ اس کے متعلق ڈاکٹر سید محمد یوسف صاحب، صدر شعبۂ عربی، کراچی یونیورسٹی، نے عربی میں ایک فصیح و بلیغ تقریر کی تھی جسے بالعموم سب فریقوں نے پسند کیا۔ موصوف نے ہماری درخواست پر اپنے خیالات کو اردو میں قلم بند کیا ہے، جنھیں ہم بڑی خوشی سے ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں۔

محمد اکرام